

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۲۲

تمہاری فردگاہ کے ارد گرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا من است در مقام محبت سرانے ما۔ پھر چند روز کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ ارد گرد کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا باشندہ جو نامی چور تھا چوری کے ارادہ سے ہمارے باغ میں آیا اور اس کا نام بشن سنگھ تھا۔ رات کا پچھلا حصہ تھا۔ جب وہ اس ارادہ سے باغ میں داخل ہوا مگر موقع نہ ملنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا۔ اور بہت سی پیاز اُس نے توڑی اور ایک ڈھیر لگا دیا اور پھر کسی نے دیکھ لیا تب وہاں سے دوڑا اور وہ اس قدر قوی ہیکل تھا کہ اُس کو دس آدمی بھی پکڑ نہ سکتے۔ اگر خدا کی پیشگوئی نے پہلے سے اُس کو پکڑا ہوا نہ ہوتا تو ڈوڑنے کے وقت ایک گڑھے میں پیر اُس کا جا پڑا پھر بھی وہ سنبھل کر اٹھا مگر آگے پیچھے سے لوگ پہنچ گئے اور اس طرح پر سردار بشن سنگھ باوجود اپنی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور عدالت میں جاتے ہی سزا یاب ہو گئے بعد اس کے ہمارے سکونتی مکان میں سے جو باغ میں ہے جس میں ہم دن کے وقت رہتے تھے ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلہ سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا وہ بھی اس چور کی طرح اپنی سزا کو پہنچا اور اس طرح پرفرشتوں کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست بدست مل گیا۔☆

۱۳۳- نشان- میں انگریزی سے بالکل بے بہرہ ہوں تاہم خدا تعالیٰ نے بعض پیشگوئیوں کو بطور موہبت انگریزی میں میرے پر ظاہر فرمایا ہے جیسا کہ براہین کے صفحہ ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۵۲۲ میں یہ پیشگوئی ہے جس پر ۲۵ برس گزر گئے اور وہ یہ ہے:-

I love you. I am with you. Yes I am happy. Life of pain. I shall hlep you. I can, what I will do, We can, what we will do- God is coming by His army. He is with you to kill enemy. The days shall come when God shall help you. Glory be to the Lord. God maker of earth and heaven.

☆ اس پیشگوئی کے گواہ مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور تمام جماعت کے لوگ ہیں کہ جو باغ میں میرے ساتھ تھے۔ منہ

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام



قانون قدیم کے کہ جو جسمانی اور روحانی طور پر ابتدا سے چلا آتا ہے قرآن شریف کو خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نازل کیا اور ضرور تھا کہ ایسے وقت میں قرآن شریف نازل ہوتا کیونکہ اس پر ظلمت زمانہ کی حالت موجودہ کو ایسی عظیم الشان کتاب اور ایسے عظیم الشان رسول کی حاجت تھی اور ضرورتِ حقہ اس بات کی متقاضی ہو رہی تھی کہ اس تاریکی کے وقت میں جو تمام دنیا پر چھا گئی تھی اور اپنے انتہائی درجہ تک پہنچ چکی تھی آفتاب صداقت کا طلوع کرے کیونکہ بجز طلوع اُس آفتاب کے ہرگز ممکن نہ تھا کہ ایسی اندھیری رات خود بخود روز روشن کی صورت پکڑ جائے اور اسی کی طرف ایک دوسرے مقام میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔

﴿۵۵۱﴾

الہامی کتاب یا کسی دوسری کتاب سے اسی قدر لطائف و نکات و خواص ایجاد کر کے دکھلاؤ اور اگر تمام قرآن شریف کے مقابلہ پر نہیں تو صرف بطور نمونہ سورۃ فاتحہ کے مقابلہ پر جس کے کمالات کسی قدر اسی حاشیہ میں بیان کئے گئے ہیں کسی اور کتاب سے نکال کر پیش کرو۔

﴿۵۵۲﴾

کا غم پیش آ گیا تھا جس کے تدارک کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اور بجز حرج و نقصان اٹھانے کے اور کوئی سبیل نمودار نہ تھی اسی روز شام کے قریب یہ عاجز اپنے معمول کے مطابق جنگل میں سیر کو گیا اور اس وقت ہمراہ ایک آریہ ملا و امل نامی تھا جب واپس آیا تو گاؤں کے دروازہ کے نزدیک یہ الہام ہوا ننجیک من الغم۔ پھر دوبارہ ہوا ننجیک من الغم الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدید۔ یعنی ہم تجھے اس غم سے نجات دیں گے ضرور نجات دیں گے کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ چنانچہ اُسی قدم پر جہاں الہام ہوا تھا۔ اُس آریہ کو اس الہام سے اطلاع دی گئی تھی اور پھر خدا نے وہ تینوں طور کا غم دور کر دیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اور ایک اتفاقات عجیبہ سے یہ بات ہے کہ جس وقت شہاب الدین موحد نے مولوی صاحبان مدوحین کی رائے بیان کی اسی رات انگریزی میں ایک الہام ہوا کہ جو شہاب الدین کو سنایا گیا۔ اور وہ یہ ہے۔ دوہ آل مین ہڈ بی اینگری بٹ گوڈازو دیو۔ ہی شیل

﴿۵۵۳﴾

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ
الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتِبَ قِيمَةٌ ۚ ۱
کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہو گئے اُن کا راہ راست پر آنا بجز اس کے ہرگز
ممکن نہ تھا کہ ان کی طرف ایسا عظیم الشان نبی بھیجا جاوے جو ایسی عظیم الشان
کتاب لایا ہے کہ جو سب الہی کتابوں کے معارف اور صداقتوں پر محیط اور
ہر یک غلطی اور نقصان سے پاک اور منزہ ہے۔ اب اس دلیل کا ثبوت دو مقدموں
کے ثبوت پر موقوف ہے اول یہ کہ خدائے تعالیٰ کا یہی قانون قدیم ہے کہ

﴿۵۵۲﴾ افسوس کہاں سے یہ مادرزاد اندھے پیدا ہو گئے کہ جو اس قدر روشنی کو دیکھ کر پتھر بھی اُن کی
تاریکی دور نہیں ہوتی۔ ان کی باطنی بیماریوں کے مواد کس قدر رڈی اور متعفن ہو رہے
ہیں جنہوں نے ان کے تمام حواس ظاہری و باطنی کو بیکار کر دیا ہے ذرا نہیں سوچتے کہ

﴿۵۵۳﴾ ہیلپ یو۔ وارڈس اوف گوڈ کین ناٹ ایکس چینج۔ یعنی اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے مگر خدا
تمہارے ساتھ ہے وہ تمہاری مدد کرے گا۔ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ پھر ماسوا اس کے اور بھی
چند الہامات ہوئے جو نیچے لکھے جاتے ہیں۔ السخیر کلہ فی القرآن کتاب اللہ الرحمان۔
﴿۵۵۴﴾ الیہ یصعد الکلم الطیب۔ یعنی تمام بھلائی قرآن میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ وہی
اللہ جو رحمان ہے اسی رحمان کی طرف کلمات طیبہ صعود کرتے ہیں۔ هو الذی ینزل الغیث من
بعد ما قنطوا و ینشر رحمته۔ اللہ وہ ذات کریم ہے کہ جو ناامیدی کے پیچھے مینہ برساتا ہے
اور اپنی رحمت کو دنیا میں پھیلاتا ہے یعنی عین ضرورت کے وقت تجدید دین کی طرف متوجہ ہوتا
ہے۔ یجتبی الیہ من یشاء من عبادہ۔ جس کو چاہتا ہے بندوں میں سے چن لیتا ہے۔
و کذا لک مننا علی یوسف لنصرف عنه السوء والفحشاء ولتنذر قومنا ما انذر

﴿۵۵۴﴾

منصب اُسی کو پہنچتا ہے کیونکہ امراض روحانی پر اُسی کو اطلاع ہے اور ازالہ مرض اور استرداد صحت پر وہی قادر ہے پھر بعد اس کے بطور استدلال کے فرمایا کہ اللہ وہ ذات کامل الرحمت ہے کہ اُس کا قدیم سے یہی قانون قدرت ہے کہ اس تنگ حالت میں وہ ضرور مینہ برساتا ہے کہ جب لوگ ناامید ہو چکے ہیں پھر زمین پر اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہی کارساز حقیقی اور ظاہر و باطناً قابل تعریف ہے یعنی جب سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صورت مخلصی کی نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اس کا یہی قانون قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں

﴿۵۵۶﴾

نہیں جو اُس سے باہر ہو کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اس صداقت کو اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دقائق اور معارف قرآنی کو اس قدر بیان کیا ہے کہ جو ایک طالب صادق کی تسلی اور تشفی کے لئے بحر عظیم کی طرح

﴿۵۵۷﴾

تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپان ہیں جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے پھر بعد اس کے فرمایا ہو شعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت باعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہے۔ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی (و مطہرک من الذین کفروا)۔ و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ ثلثہ من الاولین و ثلثہ من الآخرین۔ اے عیسیٰ میں تجھے

﴿۵۵۷﴾

۱۔ یہ فقرہ سہو کاتب سے براہین میں رہ گیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۳ حاشیہ)